محاسن اسلام

محمد اسحاق سلفی
فیصل آباد

حق پرستوں کی اگر کی نہ تو نے دلجوئی
طعنہ دیں گے بت کہ مسلم کا خدا کوئی نہیں

اسلام کے معنی امن و امان اور سلامتی کے ہیں کیونکہ اسلام سلم سے مشتق ہے جس کے معنی صلح سلامتی اور امن کے ہیں۔ یعنی اسلام کو قبول کرنے والا ہمیشہ ہمیشہ کیلئے امن وسلامتی میں داخل ہوگیا۔ اور ایمان لانے والا دوسروں کو بھی اسی صلح اور امن کی طرف دعوت دیتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ لفظ اسلام ایسا لفظ ہے جس کے اندر تمام خوبیاں پائی جاتی ہیں گویا یہ ایک سایہ دار اور پھل دار درخت ہے۔ جس کے امن کے سائے تلے تمام دنیا نہایت امن و عافیت کی زندگی بسر کرسکتی ہے۔ یہی اسلام صراط مستقیم ہے۔ انسانی نجات اور فلاح و بہبود کا اگر کوئی مذہب سچا ضامن ہے تو یہی اسلام ہے۔ جو بھی اسلام کو قبول کرتا ہے اسے مسلمان کہتے ہیں۔ لفظ مسلمان مسلم سے ہے۔ یعنی فرمانبرداری، اصل میں مسلم اس اونٹ کو کہتے ہیں کہ جس کے نام میں نکیل ڈالی ہو اور اس کی نکیل مالک کے ہاتھ میں ہو۔ اور مالک جس طرف چاہے اس کو لے جائے۔ اگر بیٹھنے کا حکم دے تو اونٹ بیٹھ جائے اگر کھڑا ہونے کا حکم دے تو کھڑا ہو جائے۔ اگر چلنے کا کہے تو چل دے اگر رکنے کا حکم دے تو رک جائے۔ اس کو مسلم کہتے ہیں۔ یعنی انسان اپنی نکیل اللہ کے ہاتھ میں دیدے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ اسے جن کاموں سے روکے۔ مسلم آدمی کو چاہئے کہ وہ رک جائے۔ اخلاق حسنہ اور راست بازی کے لحاظ سے اگر کوئی اکمل، سیدھا اور صاف ستھرا مذہب ہے تو وہ اسلام ہی ہے تہذیب اور سیاست مدنیہ اور تدبیر منزل وغیرہ کی حقیقی برکات اگر کسی مذہب میں ہیں تو وہ اسلام ہی میں ہیں۔ دوسرے مذاہب مذہب اسلامی کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔ مکمل توحید ورسالت اور صراط مستقیم اسلام ہے۔ الغرض اسلام تمام محاسن کا مجموعہ ہے۔ اسی لئے یہ مذہب خالق کائنات کو سب سے زیادہ پیارا ہے۔ اور سب سے زیادہ برگزیدہ اور اللہ اور رسول کی اطاعت تک پہنچانے والا صرف اسلام ہے۔ اس لئے اللہ رب العزت نے اپنی بابرکت کتاب میں فرمایا ہے کہ:

یا ایھا الذین آمنوا ادخلوا فی السلم کافة (البقرة:۲۰۸)

یعنی اللہ نے فرمایا اے ایمان کا دعویٰ کرنے والو اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ۔

یہی مذہب توحید الٰہی اور محاسن انسانی کی طرف دعوت دیتا ہے۔ اور یہی مذہب خدا کے تمام نبیوں اور رسولوں کا تھا۔ حضرت آدمؑ سے لیکر محمد عربی ﷺ تک سارے نبی اور رسول خدا کی اطاعت کی طرف بلاتے رہے اور امن وسلامتی کی طرف دعوت دیتے رہے۔

چنانچہ حضرت آدم اور ان کے ساتھیوں کے متعلق ارشاد خداوندی ہے:

قلنااھبطوا منھا جمیعا فاما یاتینکم منی ھدی فمن تبع ھدای فلا خوف علیھم ولاھم یحزنون (البقرہ:۳۸)

ہم نے کہا اتر جاؤ اسمیں سے تم سب جب تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آئے جس شخص نے پیروی کی میری ہدایت کی نہ ان پر کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمزدہ ہوں گے۔

یعنی اسلام قبول کرنے والے پر دنیا اور آخرت میں کوئی خوف نہ ہوگا۔ اس سے معلوم ہوا کہ آدمؑ کا مذہب بھی یہی اسلام تھا جس کی طرف آدمؑ لوگوں کو دعوت دیتے رہے۔ اور حضرت نوحؑ کا بھی یہی قانون تھا۔ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے کہ:

شرع لکم من الدین ما وصی به نوحا والذی اوحینا وما وصینا به ابراهیم وموسیٰ وعیسی ان اقیموا الدین ولا تتفرقو (الشوری:۱۳)

اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ سب نبیوں

اور رسولوں کا دین ایک ہی تھا اور وہ دین اسلام تھا۔ جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا:

ان الدین عند اللہ الاسلام

بے شک دین اللہ کے ہاں اسلام ہے۔

یعنی انبیاء میں سے کوئی نبی دین کے معاملہ میں ایک دوسرے سے الگ نہ تھے اور نہ آپس میں مخالف تھے۔ نبی اکرمؐ کا ارشاد ہے کہ:

تمام انبیاء آپس مین سوتیلے بھائی ہیں ان کی والدہ علیحدہ ہے اور ان کا دین ایک ہے۔

اس حدیث شریف سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ تمام انبیاء اور رسولوں کا دین ایک ہی تھا وہ دنیا میں الگ الگ دین لے کر نہ آئے تھے بلکہ وہ آپس میں ایسے ہی تھے۔ جیسے سوتیلے بھائی ایک باپ اور کئی ماؤں سے ہوتے ہیں۔ یہاں باپ سے مراد دین ہے یعنی ایک خدا کی عبادت کرنا۔ اور ماؤں سے مراد شریعتیں ہیں یعنی دین تو ایک ہی ہے لیکن دین کو قائم رکھنے کیلئے مختلف زمانوں کے مطابق مختلف طریقے ٹھہرا دیتے ہیں۔ اب چونکہ اللہ رب العزت نے خاتم الرسل حضرت محمدﷺ کی بعثت فرمائی اور ان کو غیر فانی اور لازوال شریعت اسلام عطا فرمائی۔ پس جو کوئی آپﷺ کی بعثت کے بعد دین اسلام اور شریعت محمدیہ کے علاوہ کسی اور دین پر کاربند اور عمل پیرا ہو کر اللہ رب العزت سے ملے گا تو ہرگز وہ دین اس سے قبول نہ ہوگا۔ کیونکہ اللہ رب العزت کے نزدیک کوئی دین سوائے اسلام کے سچا اور مقبول نہیں ہے۔

اقامت دین

اقامت دین کا مطلب محض مسجدوں میں دین قائم کرنا یا چند مذہبی عقائد اور اخلاقی احکام کی تبلیغ کرنا نہیں بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ گھر، مسجد، کالج، یونیورسٹی، منڈی، چھاؤنی، ہائی کورٹ، پارلیمنٹ، ایوان، وزارت وسفارت، گاؤں قصبہ، محلہ، گلی غرض سب جگہ ایک سچے اللہ کا دین قائم کرنا ہے۔ جس اللہ کو ہم نے اپنا خالق حقیقی معبود (اولاد دینے والا، رزق دینے والا پریشانیوں سے نجات دینے والا، ہمارے گناہوں کو معاف کرنے والا اور ہمیں اپنی رحمت سے نوازنے والا اور اس کے علاوہ تمام نعمتیں جو اللہ نے ہم کو دی ہیں) تسلیم کیا ہے۔ اور سارا نظام اس رسول اکرمﷺ کی تعلیم کے مطابق چلایا جائے جس کو ہم اپنا ہادی برحق مانتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں اگر ہم مسلمان ہیں تو ہماری ہر چیز مسلمان ہونی چاہئے۔ اپنی زندگی کے کسی پہلو کو بھی شیطان کے حوالے نہ کریں ہمارے ہاں سب کچھ اللہ کا ہے۔ شیطان کا کوئی حصہ نہیں اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم ایک اللہ کی عبادت کریں۔

دین اور مذہب کی قرآنی تعریف کا انوکھا انداز

اسلام کے تصور مذہب کو سمجھنے کیلئے اس آیت کا مفہوم جاننا ضروری ہے۔

ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار۔

قرآن کریم نے اس مفہوم کو دین ملت، سبیل شریعت، ہدایت، اور صراط کے لفظ سے یاد کیا ہے۔ مذاہب وادیان میں جو تقسیم ظاہر کی گئی ہے اس اعتبار سے جو مذہب اہم قرار دیا ہے ان کے تقابلی مطالعہ کے پیش نظر مذاہب باطلہ کی تاریخ اور منشور بیان کرنا مقصود نہیں ہے۔ بلکہ یہ ثابت کرنا مقصود ہے کہ ان ادیان میں اسلام کی تعلیمات کے منافی کتنا مواد پایا جاتا ہے۔ اور مذہب اسلام قرآن اور شریعت نے اس اختلاف اور انحراف کو کس طرح اور کن دلائل کی روشنی میں تردید کی ہے ان ادیان میں سرفہرست قدم یہود اور نصاریٰ ہیں جنہوں نے تورات اور انجیل کی شکل تک بگاڑ کر رکھ دی۔ ان کے علاوہ ہندومت اور بدھ مت کے ماننے والے بھی پیش پیش ہیں۔

ادیان عالم میں سے یہودیت کا تقابل اسلام کی روشنی میں درج ذیل ہے۔

تمام یہودی نسلی لحاظ سے بنی اسرائیل ہیں لیکن تمام بنی اسرائیل یہود نہیں۔ کئی ہزار سال قبل یہ لوگ عراق میں آباد تھے۔ بعد میں شام فلسطین وغیرہ میں بھی پھیل گئے۔ جیسا کہ آج کل بھی اسرائیل کے نام پر عربوں کے درمیان ایک مستقل ملک کے نام سے بھی آباد ہو چکے ہیں۔ جو آئے دن قبلہ اول کی توہین کرنے اور اس کی زیارت کرنے والون پر ظلم ڈھانے سے زرہ بھر دریغ نہیں کرتے۔ اور اسی بنیاد پر حرمین شریفین کے تقدس کو پامال کرنے کی دھمکیاں دیتے رہتے ہیں جو کہ پوری دنیائے اسلام کے مسلمانوں کو جہاد فی سبیل اللہ کی دعوت عام ہے۔ ایسی قوم کی طرف حضرت موسیٰ کو نبی بنا کر بھیجا گیا اور ان پر آسمان سے مذہبی کتاب تورات نازل ہوئی۔

اس قوم پر اللہ رب العزت کی طرف سے جتنے انعام واحسانات کے گئے ہیں اور کسی اور قوم پر نہیں کئے گئے۔ شدت گرمی میں اس قوم پر بادلوں کا سایہ کیا گیا من سلویٰ نازل کیا گیا۔ ان کے بیٹوں کو ذبح کرنے اور بیٹیوں کو زندہ رکھنے والے فرعون اور آل فرعون سے نجات دلائی۔ بنی اسرائیل کیلئے چشمے جاری کئے اتنے بڑے انعام پانے والی قوم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جواب یہ دیا کہ ہم ایمان نہیں لائیں گے۔ جب تک ہم اللہ رب العزت کو

اپنی نظر سے نہ دیکھ لیں اور جب موسیٰ نے اپنے ساتھیوں کو کہا جہاد کرنا ہے تو انہوں نے جواب دیا:

فاذهب انت وربک فقاتلا انا ههنا قاعدون ﴿المائده:۲۴﴾

اے موسیٰ علیہ السلام تو اور تیرا رب جا کر لڑو ہم تو یہاں بیٹھے والے ہیں۔ یہودیت ہے تو سماوی دین مگر احکام خداوندی کو بدلنا اور تورات کی عبارت میں تحریف کرنا یہ اس قوم کا شغل بن چکا تھا قرآن حکیم میں اللہ رب العزت نے فرمایا:

یکتمون الکتاب بایدیهم ثم یقولون هذا من عندالله یشتروا به ثمنا قلیلا ﴿البقره:۷۹﴾

اپنی طرف سے اپنے ہی ہاتھوں سے بعض عبارات لکھ کر فرمان جاری کر دیتے اور کہتے یہ حکم یہ فیصلہ اللہ رب العزت کی طرف سے ہے۔ ان کا مقصود یہ تھا کہ ہمیں کچھ روپے مل جائیں۔ اللہ رب العزت نے اس قوم پر ایسی حرکات کی وجہ سے وعید اور ناراضگی کا اظہار فرمایا۔

تورات میں اللہ رب العزت نے ایک الہ کی عبادت کرنے کا حکم دیا مگر انہوں نے حضرت عزیرؑ کو اللہ رب العزت کی اولاد مان لیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وقالت الیهود وعزیرابن الله وقالت النصاری المسیح ابن الله ذالک قولهم بافواههم ﴿التوبه:۳۰﴾

یہودیوں نے کہا کہ عزیر اللہ کے بیٹے ہیں۔ اور عیسائیوں نے کہا کہ عیسیٰ اللہ کے بیٹے ہیں۔ یہ ان کے اپنے منہ کی باتیں ہیں۔

جس کی تردید اسلام کھلے لفظوں میں کرتا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

قل هو الله احد. الله الصمد. لم یلد. ولم یولد. ولم یکن له کفوا احد.

یعنی اللہ کا کوئی شریک نہیں وہ اکیلا ہے اور نہ کوئی اس جیسا ہے: **لیس کمثله شیء**

یہودیوں کی قوم نے اپنا عقیدہ پیش کرتے ہوئے اور لکھتے ہوئے نعوذ باللہ یہ ظاہر کیا ہے کہ اللہ رب العزت تھک جاتے ہیں۔ اس لئے یہودیوں کی قوم کے نزدیک ہفتہ تخلیق کائنات سے فارغ ہو کر اللہ تعالیٰ کے آرام کا دن تھا۔ اسی لئے ہفتہ کا دن عبادت اور آرام کا دن قرار پایا۔ جبکہ قرآن مجید اس عقیدے کی سخت مخالفت کرتا ہے:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ولا یئوده حفظهما وهو العلی العظیم

اللہ رب العزت کو زمین اور آسمان کی حفاظت نہیں تھکاتی۔

اللہ رب العزت نے فرمایا کہ انبیا کی اطاعت کرو لیکن اس قوم نے نبیوں کو شہید کرنا اور مارنا شروع کر دیا۔ قرآن حکیم کے بیان سے ثابت ہے کہ:

ویقتلون الانبیاء بغیر حق

قوم یہود کے لوگ انبیاء کو ناحق قتل کر دیتے تھے۔ انبیاء کرام تو ان کو حق کی بات بتلاتے تھے لیکن وہ ان کو تکالیف سے دوچار کرتے تھے۔ اگر آج بھی کوئی اسلام کو قبول کرنے والا حق کی بات بتاتا ہے تو ان کو برے القابات اور مصائب سے دوچار کیا جاتا ہے لیکن ۔

ہم لوگ اقراری مجرم ہیں سن اے جباری مجرم ہیں
حق بات بھی ہے جرم کوئی تو پھر ہم بھاری مجرم ہیں

تعاون برائے مسجد

اوچ شریف جو کہ شرک و بدعت کا مرکز ہے۔ وہاں ڈیڑھ کلو میٹر باہر ڈگری کالج کے قریب مدرسہ و مسجد کے لئے جگہ لی گئی ہے جس کی ابھی کچھ رقم باقی ہے لہٰذا مخیر حضرات تعاون فرما کر صدقہ جاریہ میں حصہ ضروری ڈالیں۔ یقیناً یہ مدارس اور مساجد اسلام کے قلعے ہیں۔

تعاون کیلئے

محمد صدیق، اوچ شریف نزد ڈگری کالج احمد پور شرقیہ روڈ ضلع بہاولپور

فون پی پی: 06902 - 51453

ضرورت مدرسین

ضلع میانوالی میں امامت و شعبہ ترجمۃ القرآن کیلئے 3 مدرسین کی اشد ضرورت ہے۔ مدرسین کیلئے کسی دینی ادارے کا فارغ التحصیل ہونا ضروری ہے۔ معقول مشاہرہ، رہائش بذمہ جماعت ہوگا۔

خواہشمند حضرات جملہ تعلیمی کوائف کے ہمراہ درج ذیل ایڈریس پر رابطہ کریں۔

محمد ابوبکر فاروقی، P-228 گلی نمبر 7 اشرف آباد شیخوپورہ روڈ فیصل آباد۔ فون: 041-749138، موبائل: 0320-4868339